رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا — اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

اللّٰہ اکبر — الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۱۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۴

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۴ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کے پاؤں میں کل سے پھر کچھ درد ہو گیا ہے - احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرماتے رہیں ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ::

مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری کراچی سے واپس آ گئے ہیں ::

آج مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا گیا ::

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ہنوز بیمار ہیں - نیز ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کو جنہیں خونی بواسیر کا عارضہ ہے تین چار روز سے بخار ہو رہا ہے - بہت کمزوری لاحق ہو گئی ہے - صحت کے لئے دعا کی جائے ::

آج بعد نماز عشاء مسجد فضل (اندرون شہر) میں زیر صدارت ... (باقی صفحہ ۳)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لمّۂ ملک اور لمّۂ ابلیس

"لمّۂ ملک اور لمّۂ ابلیس برابر طور پر انسان کو دیئے گئے ہیں - یعنی ایک داعی خیر اور ایک داعی شر - تا انسان اس ابتلاء میں پڑ کر مستحق ثواب یا عقاب کا ٹھہر سکے - کیونکہ اگر اس کے لئے ایک ہی طور کے اسباب پیدا کئے جاتے مثلاً اگر اس کے بیرونی اور اندرونی اسباب وجذبات فقط نیکی کی طرف ہی اس کو کھینچتے - یا اس کی فطرت ہی ایسی واقعہ ہوتی - کہ وہ بجز نیکی کے کاموں کے اور کچھ کر ہی نہ سکتا - تو کوئی وجہ نہیں تھی - کہ نیک کاموں کے کرنے سے اس کو کوئی مرتبہ قرب کا مل سکے - کیونکہ اس کے لئے تو تمام اسباب وجذبات نیک کام کرنے کے ہی موجود ہیں - یا یہ کہ بدی کی خواہش تو ابتداء سے ہی اس کی فطرت سے مسلوب ہے - تو پھر بدی سے بچنے کا اس کو ثواب کس استحقاق سے ملے -

مثلاً ایک شخص ابتداء سے ہی نامرد ہے - جو عورت کی کچھ خواہش نہیں رکھتا - اب اگر وہ ایک مجلس میں یہ بیان کرے - کہ میں فلاں وقت جوان عورتوں کے ایک گروہ میں رہا - جو خوبصورت بھی تھیں - مگر میں ایسا پرہیزگار رہوں - کہ میں نے ان کو شہوت کی نظر سے ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا - اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہا - تو کچھ شک نہیں - کہ سب لوگ اس کے اس بیان پر ہنسیں گے - اور طنز سے کہیں گے - کہ اے نادان کب اور کس وقت تجھ میں یہ قوت موجود تھی - تا اس کے روکنے پر تو فخر کر سکتا - یا کسی ثواب کی امید رکھتا - پس جاننا چاہیئے - کہ سالک کو اپنی ابتدائی اور درمیانی حالات میں تمام امیدیں ثواب کی مخالفانہ جذبات سے پیدا ہوتی ہیں - اور ان منازل سلوک میں جن امور بہشتی پر خطرات ہی سالک کی ایسی واقعہ ہو - کہ اس قسم کی بدی وہ کر ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریکِ جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریکِ جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجھدار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

بقیہ صفحہ ۳

خاص طور پر یہ تحریک کی تھی۔ کہ اس سال تحریک جدید کے چندے کے صرف ایسے ہیں کہ پہلی ششماہی پر اس کا زیادہ اثر پڑے گا۔ اور اکثر جماعتوں اور افراد نے یہ اقرار بھی کیا تھا۔ کہ وہ اپریل مئی تک اپنے اپنے وعدہ کی رقوم ادا کر دیں گے۔ اس لئے دراصل موعودہ رقوم کے علاوہ اس وقت تک ساٹھ ہزار روپیہ آجانا چاہیئے تھا۔

میں جیسا کہ پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ بیرونی تبلیغ اور عارضی تبلیغ کے لئے جو کمی صدر انجمن احمدیہ کے فنڈز میں ہوتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے چندوں کا معتدبہ حصہ ان پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اس کمی کو مستقل جائدادوں کے ذریعہ پوری کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ تحریک جدید کی بہت سی جائدادیں میں نے صدر انجمن احمدیہ کے نام پر خرید کی ہیں۔ ان جائدادوں کی قیمتوں کے لئے بھی ہمیں بہت بڑی رقوم کی ضرورت ہوگی۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس تحریک میں کسی رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ صدر انجمن احمدیہ کے مستقل چندوں میں سستی کر کے اس طرف توجہ کی جائے۔ وہ چندے واجب ہیں۔ اور تحریک جدید کا چندہ نفلی ہے۔ اور گو نفل کے پورا کرنے کے متعلق بھی انسان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ جو بوجھ تم نے خوشی سے اپنے نفس کے لئے برداشت کیا تھا۔ اس کو کیوں نہیں اٹھایا۔ لیکن بہر حال صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سستی نہیں ہونی چاہیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔

ان جلسوں میں تحریکِ جدید کے تمام مطالبات کے متعلق تقریریں کی جائیں اور دوستوں میں بیداری اور ہوشیاری پیدا کی جائے۔ سادہ زندگی کے متعلق بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ امانت فنڈ کی طرف بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ قادیان میں مکانات بنانے کی طرف بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ شادی بیاہ کے اخراجات میں کفائت کرنے کی طرف بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ بیکاری سے بچنے کے متعلق بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ ہر چھوٹا بڑا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی طرف بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ وقف زندگی کی طرف بھی انہیں توجہ دلائی جائے۔ اور بورڈنگ کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ غرض تحریکِ جدید کے جس قدر حصے ہیں۔ سب کی طرف احباب کو توجہ دلائی جائے۔ اور چاہیئے کہ وہ دوست جو اخلاص رکھتے ہیں۔ آج ہی سے گزشتہ تمام خطبات نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں اور ان کا خلاصہ نکال لیں۔ اور دوستوں میں ابھی سے ان کے متعلق تحریک کرنی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ جلسوں کے دن تک جماعت کے خفتہ اصحاب بھی بیدار ہو جائیں۔ اور وہ تحریک جدید کے مطالبات میں عملی سرگرمی سے حصہ لے سکیں۔

پتہ مطلوب ہے

اگر کسی دوست کو میاں عنایت اللہ صاحب دسابق پٹواری نہر چک ۲۷۳ گوگیرہ برانچ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کا پتہ معلوم ہو تو جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ یا اگر صاحب موصوف خود یہ اعلان پڑھ لیں۔ تو جلد اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

پتہ کی درستی کے لئے ایک ضروری توضیح

کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ نام کے اشتراک کے باعث بعض میرے ہمنام احباب اور بزرگوں کے خطوط میرے پاس آجاتے ہیں۔ اور میرے خطوط ان کے پاس چلے جاتے ہیں اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرا پتہ لکھتے وقت مہربانی فرما کر

22

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۵۶ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم اعلان

اپریل سے لیکر اکتوبر تک ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں پیر کا اور آخری ہفتہ میں جمعرات کا روزہ رکھا جائے

تحریک جدید کے متعلق ۹ مئی بروز اتوار ہر جگہ جلسے منعقد کئے جائیں

قادیان ۲ اپریل - آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے کسی قدر ناساز تھی۔ لیکن باوجود اس کے حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لائے۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ مفصل خطبہ تو انشاء اللہ تعالےٰ بعد میں شائع کیا جائے گا۔ فی الحال اس کا ایک حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ جن احباب تک جلد سے جلد اطلاع پہونچ سکے۔ وہ فائدہ اٹھا سکیں:

حضور نے فرمایا:-

میں پاؤں کے درد کی وجہ سے آج جمعہ میں آ تو نہیں سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس دفعہ کے روزوں کے متعلق - اور ششماہی جلسوں کے متعلق جن میں تحریک جدید کے متعلق احباب کو یاددہانیاں کرائی جاتی ہیں - اور ان کے ان فرائض کی طرف جو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنے نفس پر عائد کئے ہیں - توجہ دلائی جاتی ہے - ابھی تک میں تحریک نہیں کرسکا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مختصر الفاظ میں ان امور کے متعلق اعلان کردوں - تا دیر ہو جانے کی وجہ سے بات - اور زیادہ دور نہ جا پڑے:

روزوں کے متعلق میں یہ کہتا رہا ہوں - کہ پہلے سالوں میں پیر اور جمعرات کے روزے ہم رکھ چکے ہیں - جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض فتنے دور کر دیئے ہیں - اور بعض فتنے ابھی باقی ہیں اس لئے اس سال ہم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے - اب ہمیں کچھ تو شکریہ کے روزے رکھنے چاہئیں - اور کچھ دعاؤں کے لئے روزے رکھنے چاہئیں - اس لئے اس سال کے لئے میری تجویز یہ ہے - کہ بجائے اس کے کہ ہم چالیس یا پچاس دنوں کے اندر سات روزے پورے کریں - ہم ایسا طریق اختیار کریں - کہ اس سے وہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا - کہ آپ پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے - وہ بھی ایک حد تک پورا ہو جائے - اور ہمارے شکریہ کے بھی روزے ہو جائیں - اور دعاؤں کے بھی روزے ہو جائیں - اس لئے اس سال میں نے یہ تجویز کی ہے - کہ ہم اپریل سے لے کر اکتوبر تک جو سات مہینے بنتے ہیں - ان میں ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں پیر کے دن اور ہر آخری ہفتہ میں جمعرات کے دن روزہ رکھیں - اس طرح چودہ روزے ہو جائیں گے - اور گو ہر ہفتہ کے پیر اور جمعرات کا روزہ نہ ہو گا - مگر ہر مہینہ میں ہم ایک پیر اور ایک جمعرات کا روزہ رکھ سکیں گے - اور اس طرح ہماری دعائیں سات مہینوں میں پھیل جائیں گی ان چودہ روزوں میں سے سات روزے شکریہ کے ہونگے - اور سات روزے ان ابتلاؤں کے لئے ہوں گے - جو ابھی تک ہیں - کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے - اور ان کے اثرات سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھے:

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا:-

چونکہ میری تحریک باہر دیر سے پہونچ سکے گی - اس لئے ان جماعتوں کے لئے جن تک یہ تحریک دیر سے پہنچے گی میں یہ اعلان کرتا ہوں - کہ جس جس ہفتہ میں بھی انہیں اطلاع پہونچے - اس ہفتہ کے پہلے پیر کے دن وہ پیر کا روزہ رکھ لیں - اور آخری روزہ مہینہ کے آخری ہفتہ کے جمعرات کے دن رکھیں - اور اگر بعض ایسے علاقے ہوں - جہاں تحریک اس سے بھی دیر میں پہونچے - تو وہ اگلے مہینہ میں دو پیروں کے روزے رکھ لیں - ایک پہلے ہفتہ کے پیر کے دن اور ایک درمیانی ہفتہ کے پیر کے دن اسی طرح وہ ایک روزہ پہلے ہفتہ کی جمعرات کو رکھ لیں - اور دوسرا روزہ آخری ہفتہ کی جمعرات کو - اور اگر کوئی جماعت ایسی ہو جسے دوسرے مہینہ میں بھی اطلاع نہ پہونچے - تو وہ ان روزوں کو تیسرے مہینہ میں ڈال دے - بہرحال اکتوبر ہمارے روزوں کا آخری مہینہ ہوگا - اور اس مہینہ میں ہمیں اپنے چودہ روزے ختم کر دینے چاہئیں:

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں - کہ مئی کے دوسرے ہفتہ میں جو اتوار ۹ تاریخ کو ہے - اس اتوار کو تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر تحریک جدید کے متعلق جلسے منعقد کریں - اور کوشش کریں کہ ان جلسوں سے پہلے پہلے تحریک جدید کے چندوں کا معتدبہ حصہ ادا ہو جائے -

مجھے افسوس ہے - کہ اس سال تحریک جدید کا چندہ جمع کرنے میں بہت سستی دکھائی گئی ہے - گو پچھلے سال سے اس سال دو تین ہزار کی زیادتی ہے - پچھلے سال غالباً اس وقت تک ۳۱ ہزار روپیہ آیا تھا - اور اس سال ۳۴ ہزار آچکا ہے - مگر دراصل حساب کے رو سے چالیس ہزار سے اوپر آ جانا چاہیئے تھا - اور چونکہ میں نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ کالم [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ کی پیشگوئی

حضرت سلیمان ؑ کی غزل الغزلات میں

منجملہ ان متعدد بشارات کے جو جملہ کتب آسمانی کی طرح تورات و اناجیل کے مختلف صحائف میں اس نسل اسماعیلی کے عظیم الشان نبی سرور دو عالم۔ فخر کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود باجود میں پوری ہوئیں۔ ایک عظیم الشان بشارت حضرت سلیمان کے کلام "غزل الغزلات" میں آپ کی شبیہ مبارک۔ اسم گرامی اور بعثت مقدسہ کو ظاہر کرتے ہوئے بسبب انتہائی محبت کے اظہار کے بصیغۂ تانیث ان الفاظ میں پیش کی گئی۔ "تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے۔ اے تو جو عورتوں میں جمیلہ ہے تیرے محبوب کو دوسرے محبوب سے کیا فوقیت ہے۔ جو تو ہمیں ایسی قسم دیتی ہے؟!" "میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کا وہ سردار ہے۔ اس کا سر ایسا ہے جیسے چوکھا سونا۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں۔ اور کوے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو کہ لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھی ہوں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے اس کے پیٹ پر ہاتھی دانت کا سا کام ہے۔ جس پر نیلم کے گل بنے ہوں اس کے پاؤں ایسے ہیں جیسے سنگ مر مر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کی قامت لبنان کی مانند ہے۔ وہ خوبی میں رشک سرو ہے اس کا منہ شیرینی ہے۔ ہاں وہ محمدیم ہے

اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا پیارا اور یہ میرا جانی ہے۔۔۔۔۔ میری کبوتری پاکیزہ بے نظیر ہے۔ وہ اپنی والدہ کی اکلوتی اور اس کی لاڈلی ہے۔"

(غزل الغزلات $\frac{5}{9 \text{ تا } 16}$ - $\frac{6}{9}$)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس غزل سے اظہر ہے۔ کہ آپ اپنے محبوب جانی کے عشق میں چور اس کی محبت میں سرشار اور اس کے فراق میں ماہی بے آب کی مانند تڑپ رہے ہیں۔ اور ہر راہرو کو اپنا پیغام محبت اس محبوب تک پہنچانے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اے یروشلم کی بیٹیو میں تم کو قسم دیتی ہوں۔ کہ اگر میرا محبوب تم کو مل جائے۔ تو اس کو یہ کہہ دینا کہ میں عشق کی بیمار ہوں"۔ (غزل $\frac{5}{8}$) القصہ آپ کے مذکورہ کلام سے آپ کی اپنے محبوب سے بے مثال محبت اور اس کے بے مثل حسن پر انتہائی فریفتگی ٹپک رہی ہے۔ چنانچہ اگر کہیں اس محبوب کی تلاش ہو رہی ہے۔ تو کہیں دل کے بہلاوے کو خود ہی یوں گویا ہوتے ہیں۔ کہ "میرا محبوب۔ اپنے بوستان میں بلسان کی کیاریوں پر گیا۔ کہ باغیچوں میں چرائے اور سوسنوں کے پھولوں کو چنے۔۔۔ چنانچہ وہ سوسنوں کے درمیان چر رہا ہے۔" (غزل $\frac{6}{2\text{-}3}$) غرضیکہ آپ اپنے محبوب کے لئے سراپا عشق انگیز اور اس کی انتہائی محبت میں بالکل بے خود ہو رہے ہیں۔ غیر منقطع الفت اور لازوال محبت کی تصویر نظر آتے ہیں۔

سرور دو عالم ؐ کی نشانیاں

علاوہ بریں جہاں آپ اپنے محبوب جانی سے غایت درجہ عشق و محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں اس کی بعض خاص نشانیوں سے بھی باحسن وجوہ مطلع کئے دیتے ہیں۔ تا حق پسند طبائع اور سید الفطرت انسان ان صفات سے متصف انسان کو پاکر فوراً قبول کر کے فلاح دارین حاصل کر لیں۔ وہ بشارات جو حضرت سلیمان نے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی مذکورہ غزل میں بطور نشانیوں کے بیان کیں درج ذیل کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

پہلی بشارت جو حضرت سلیمان نے اپنی مذکورہ غزل میں اس نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کی وہ ان الفاظ میں ہے۔ "میرا محبوب سرخ و سفید ہے وہ دس ہزار کا سردار ہے"! یاد رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ علامت علاوہ اس مقام کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب استثنا میں بھی بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے دہنے ہاتھ میں ان کے لئے ایک آتشی شریعت ہے۔" ($\frac{33}{2}$) ان دونوں حوالجات میں فتح مکہ کی بین پیشگوئی بیان کی گئی ہے جس کی اگر تفصیل مطلوب ہو۔ تو آپ تھوڑی دیر کے لئے قوت متخیلہ کے تیز گام اسپ پر سوار ہوں۔ اور تاریخ کے وسیع میدان میں اسے جولانی دے کر غزوۂ فتح مکہ میں پہونچ جائیں۔ اور پھر تخیل کی دوربین سے چاروں اطراف کا منظر دیکھنے پر آپ معلوم کریں گے۔ کہ فتح مکہ کے دن نبی عربی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد ٹھیک دس ہزار صحابی ہاں جانثار اور مقدس صحابہ تھے۔ جو فتح و ظفر کے نعرے لگاتے ہوئے غیر معمولی کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کے بعد مع اپنے عظیم الشان سردار (صلے اللہ علیہ وسلم) مکہ میں داخل ہو رہے تھے۔

دوسری بشارت پھر حضرت سلیمان اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حلیہ بیان کرتے ہیں۔ جو مذکورہ آیات میں ہدیہ قارئین کرام کیا جا چکا ہے۔ اب ذرا ان آیات کو دوبارہ پڑھیں۔ اور مابعد بخاری شریف الجزو ثانی باب صفۃ النبی میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بھی ملاحظہ کریں۔ تو متذکرۃ الصدر بیان کردہ حلیہ اس حلیہ کے بالکل مطابق نظر آئے گا۔ جس سے ہر شخص بشرطیکہ وہ کوتاہ اندیش اور متعصب نہ ہو۔ فیصلہ کر سکتا ہے کہ غزل الغزلات میں مرقومہ حلیہ واحد نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں۔

تیسری بشارت بالآخر حضرت سلیمان مذکورہ صفات سے متصف محبوب جانی کا نام بھی لئے دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "اس کا منہ از بس شیریں ہے ہاں وہ محمدیم ہے" ($\frac{5}{16}$) افسوس ہے کہ موجودہ بائیبل کے تراجم میں محمدیم کا اصل لفظ قائم نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس کا ترجمہ "سراپا عشق انگیز" کر دیا گیا ہے۔ جو سراسر حق پر پردہ ڈالنے کا بدیہی مظاہرہ ہے حالانکہ اگر عبرانی اور عربی بائیبل کو دیکھا جائے تو اس میں صاف حضرت سلیمان کے محبوب جانی کا اسم گرامی محمدیم درج ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

یہ امر ملاحظہ کرنے کے بعد کہ حضرت سلیمان کے محبوب کا اسم گرامی محمدیم ہے طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ نبی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل نام تو محمد تھا۔ لیکن حضرت سلیمان کے کلام میں محمدیم بیان ہوا ہے اسکی کیا وجہ ہے۔ سو عرض ہے۔ کہ عبرانی میں ی اور م علامت جمع کی ہے۔ اور جب کوئی عظیم الشان ہستی مخاطب ہو تو اس کے اسم کو جمع میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ عبرانی میں خدا تعالےٰ کا اصل نام الوہ ہے لیکن اس کی جمع الوہیم کر دی گئی ہے۔ اسی طرح بعل ایک بت کا نام ہے۔ لیکن اسکو بخیال عزت و اکرام کفار بعلیم کر کے پکارتے تھے۔ پس بعینہٖ اسی طرح چونکہ سلیمان کا محبوب تمام نبیوں سے خوب تر اور ہر ایک سے افضل تھا۔ (غزل $\frac{5}{9}$) اس لئے آپ نے ان کا اسم گرامی محمد کی بجائے محمدیم بیان کیا صلے اللہ علیہ وسلم۔

چوتھی بشارت۔ حضرت سلیمان اپنے محبوب کی چوتھی نشانی اپنی ایک دوسری غزل میں ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: "میری کبوتری میری پاکیزہ بے نظیر ہے اور وہ اپنی والدہ کی صرف ایک ہی بچی ہے" ($\frac{6}{9}$) چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کے اکلوتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

ایک مدعی ماموریت کی صداقت کو پرکھنے کے لئے جہاں اللہ تعالےٰ نے اور بہت سے معیار قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں وہاں اپنے برگزیدہ بندوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے۔ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ کہ ان کو ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ کے سوا دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کو مرعوب اور خائف نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایسی تمام طاغوتی طاقتوں پر انہیں غلبہ عطا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ یقیناً میں اور میرے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔

اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور مامورین جب تاریک دُنیا کو منور کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تو "کوہ ہمت اور کوہ وقار بن کر آتے ہیں۔ حوصلہ و شجاعت۔ صبر و استقلال ان کو خارق عادت طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے بہادر سپاہی ہوتے ہیں اور ہر قسم کا خوف و حُزن ان سے دُور کیا جاتا ہے۔

اسی سنت کو پیش نظر رکھ کر موجودہ زمانہ کے مدعی ماموریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر غور کیا جائے۔ تو ہر اہل دانش و بینش آپ کو اپنے دعویٰ میں صادق پائے گا۔

یہ امر کسی فرد بشر سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے لے کر حضور کے وصال تک آپ کے مقابلہ میں کس طرح بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں نبرد آزما ہوئیں۔ اور کیا کیا طوفان عداوت برپا کئے گئے اور کس طرح مخالفت کی آگ بھڑکائی گئی۔ معاندین نے حضور کے قتل کی سر توڑ کوششیں کیں۔ اور قتل کے مقدمات آپ پر دائر کئے۔ علماء سُو نے متفق و متحد ہو کر اپنی باطنی کدورت کو کفر اور قتل کے فتووں کی صورت میں ظاہر کر کے فضائے امن کو برباد کیا اور چاہا۔ کہ کسی طرح لوگ مشتعل ہو کر حضور کی جان لیں۔ گورنمنٹ کو آپ کے خلاف اُکسایا گیا تا کہ وہ ناراض ہو کر آپ کو مصائب میں مبتلا کرے۔ غرض آریہ۔ دہریہ۔ عیسائی۔ موسائی۔ سکھ۔ مسلمان سب کے سب متحد ہو کر اس آسمانی شجر مثمر کو جڑ سے کاٹ دینے پر تل گئے۔ اسی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:-

ان کمینوں میں کسی کو بھی ارماں نہیں رہا
سب کی مُراد تھی کہ میں دیکھوں رہ فنا
تھے چاہتے کہ مجھ کو دکھائیں عدم کی راہ
یا حاکموں سے پھانسی دلا کر کریں تباہ
یا کم سے کم یہ ہو کہ میں زنداں میں جا پڑوں
یا یہ کہ ذلّتوں سے میں ہو جاؤں سرنگوں
یا مخبری سے ان کی کوئی اور ہی بلا
آجائے مجھ پہ یا کوئی مقبول ہو دُعا
پس ایسے ہی ارادوں سے کر کے مقدمات
چاہا گیا کہ دن میرا ہو جائے مجھ پہ رات
کوشش بھی وہ ہوئی کہ جہاں میں نہ ہو کبھی
پھر اتفاق وہ کہ زماں میں نہ ہو کبھی
مجھ کو ہلاک کرنے کو سب ایک ہو گئے
سمجھا گیا میں بد۔ پہ وہ سب نیک ہو گئے

لیکن خدا کا مسیح موعود جسے درگاہ باری سے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب دیا گیا تھا۔ اس مخالفت کے طوفان میں اس کے پائے استقلال کو ذرہ بھر بھی لغزش نہ ہوئی۔ اور وہ خدا کا پہلوان ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دشمنوں سے مرعوب اور خائف نہ ہوا بلکہ کوہ ہمت اور کوہ وقار بن کر اپنے مخاصمین کی سرگرمیوں کو دیکھ کر مسکرا دیتا۔ اور ان کے سامنے اپنے جری اللہ ہونے کا یوں اعلان کرتا:-

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
کیا بگاڑا اپنے مکروں سے ہمارا آجتک
اژدہا بن بن کے آئے ہو گئے پھر سوسمار

پھر فرمایا:-

کجا غوغائے شاں بر خاطر من وحشتے آرد
کہ صادق بزدلے نبود وگر بیند قیامت را
سگانِ انگیزی شاں بر نیایدِ خود بے ترسم
نہاں سے ماند آں نورے کہ حق بخشید فطرت را

اہل انصاف غور کریں۔ کہ ایک طرف مخالفت کی آگ کے شعلے اس زور شور سے بھڑک رہے ہوں اور دوسری طرف ایک یکا و تنہا انسان نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اپنے دشمنوں کو یہ چیلنج دے رہا ہو۔ کہ تم میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور میں اپنے مقصد میں کامیاب اور تم ناکام رہو گے۔ اور ایسا ہی ہو بھی جائے۔ تو یہ اس کی صداقت پر ایک زبردست دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک عام مقولہ ہے۔ کہ "جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے" اگر یہ حقیقت ہے۔ تو پھر اہل دانش کے لئے قابل غور امر یہ ہے کہ اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں صادق نہ تھے۔ تو اس قدر زبردست مخالفت کے طوفان میں ایک بے یار و مددگار انسان کو یہ غیر معمولی اطمینان۔ یقین۔ ہمت اور استقلال کیونکر اور کہاں سے نصیب ہوا۔ اور آپ اپنے مقصد میں کامیاب اور آپ کے دُنیا بھر کے تمام دُشمن اپنے مدعا و مقصود میں کیوں ناکام و نامراد رہتے۔

بعض نافہم غلبہ سے مراد ملکی فتوحات سمجھ کر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو کہاں غلبہ حاصل ہوا۔ لیکن ان کا یہ اعتراض تعلیم اسلام سے محض نابلد ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم یہ بتاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء اور مامورین کے دُنیا میں آنے کی اصل غایت ملکی فتوحات نہیں۔ بلکہ دُنیا میں "آسمانی بادشاہت" قائم کرنا ہوتی ہے یہ خدا تعالےٰ کا پاکیزہ گروہ صرف "روحانیت" کا بیج بونے کے لئے آتا ہے۔ دُنیا کے لوگ ان کے اس مقصد میں سدراہ ہو کر روڑے اٹکاتے ہیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کے انبیاء بلا خوف و خطر اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ اور آخرکار اپنی زندگی میں ہی اپنی اس روحانی تخم ریزی کو جو انہوں نے لوگوں کی زمین قلوب میں کی ہوتی ہے۔ پھلے پھولے گلستان کی صورت میں دیکھ لیتے ہیں اور ان کے مخالفین اپنی ناکامی و نامرادی پر کف افسوس ملتے رہ جاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر جس غرض کے لئے دُنیا میں بھیجے گئے۔ اس میں حضور کو نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں۔ آپ کے مقابلہ میں سعد اللہ لدھیانوی۔ لیکھرام پشاوری اور آتھم و ڈوئی جیسے اشد ترین معاندین آپ کی پیشگوئی کے ماتحت ہلاک ہوئے۔ اور حضور کو کوئی دُشمن کسی قسم کا گزند نہ پہونچا سکا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دُشمنوں کے شر سے ہر طرح محفوظ و مصئون رکھا۔ اور آپ کا الہام وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اپنی پوری شان سے پورا ہوا۔ دُنیا میں آپ کے آنے کا مقصد احیاء اسلام تھا۔ جسے خدا کے فضل و کرم سے حضور نے اپنی زندگی میں زبانی۔ قلمی لسانی۔ مالی۔ حالی۔ قالی ہر طرح بطریق احسن سر انجام دیا۔ اور اس قحط الرجال کے زمانہ میں مخلصین و مجاہدین کی ایک ایسی جماعت طیار کر کے دکھا دی۔ جو اسلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلا رہی ہے۔ اور آئے دن اس کے ثمرات بفضل خدا ظاہر ہو کر ایک دُنیا کو انگشت بدندان کر رہے ہیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ جان نثار صحابہؓ جنہوں نے قرون اولےٰ میں اسلام کی عظمت کا سکہ چار دانگ عالم میں بٹھا دیا تھا۔ بالکل اسی طرح آج تیرہ سو سال کے درمیانی وقفہ سکون کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے دُنیا میں پھر از سر نو ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور پھر ایک بار اس جماعت کے ذریعہ چار دانگ عالم میں اسلام کی دھاک بیٹھ چکی ہے۔ دُنیا کے ہر گوشہ سے "اسلام زندہ باد" اور "احمدیت زندہ باد" کی صدائیں آرہی ہیں۔ اور وہ نقشہ جو ایک شاعر نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کی ہمت و شجاعت کا ذیل کے اشعار میں کھینچا۔ بالکل اسی طرح آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے مجاہدین و انصار موجودہ زمانہ میں پیش کر رہے ہیں:-

شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین شہر سیالکوٹ کی قابلِ قدر دینی خدمات

احمدی مستورات شہر سیالکوٹ کی دینی خدمات قابل قدر ہیں۔ اور چونکہ دوسری احمدی خواتین اس سے سبق حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے ان کا مختصر ذکر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اور انصار اللہ شہر سیالکوٹ کی سالانہ رپورٹوں سے اخذ کر کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ کوائف محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری انصار اللہ مستورات اور محترمہ سکینہ صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ کی رپورٹوں سے لئے گئے ہیں۔ ماہ اپریل اور مئی میں تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جن میں احمدی خواتین نے جہاد۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے اعتراضات۔ تبلیغ اسلام۔ اور دعا پر مضامین پڑھے:

۲۶ رمئی کو سیرۃ مسیح موعودؑ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم" "آپکی شان غیروں کی نظر میں" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" وغیرہ پر مضامین پڑھے گئے۔ سیدہ امۃ السلام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچپن سے جوانی تک کے حالات اور محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام پر تقریریں کیں۔ سیدہ فضیلت صاحبہ نے آیت استخلاف کی تشریح کی:

ماہ جون کے جلسہ میں الفضل سے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام مخلصین کے نام" مطالبہ دعا۔ مالی قربانی۔ سادہ زندگی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا وغیرہ مضامین پڑھے گئے: ماہ جولائی کے جلسہ میں پیشگوئی اسمہ احمد پر امۃ الہادی صاحبہ نے "جہاد" پر ستارہ جبین صاحبہ۔ نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ پر خاکسار نے مسیح محمدی و مسیح موسوی کے مابین مشابہت پر مبارکہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ اور سیدہ فضیلت صاحبہ نے سورۂ فاتحہ کے مطالب و معانی بہنوں کے ذہن نشین کئے۔

ماہ اگست کے جلسہ میں پیشگوئی محمدی بیگم کے عنوان سے مضمون پڑھا گیا۔ اور امۃ الہادی صاحبہ نے پیشگوئی لیکھرام پر تقریر کی۔

محترمہ صدر جلسہ سکینہ صاحبہ نے زمانہ کی دگرگوں حالت کو پیش کرتے ہوئے بہنوں سے ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کیا

ماہ ستمبر کے جلسہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی اور "ہم کو اسلام کا چہرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے دکھایا" کے موضوعات پر مضامین پڑھے گئے۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی محمدی بیگم پر تقریر کی۔ اور محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اصلاح خواتین پر پُر اثر تقریر کی:

ماہ اکتوبر کے جلسہ میں سیدہ آسیہ سمیع نے "مجدد کی ضرورت" سیدہ امۃ السلام صاحبہ نے "بعثت مہدی" خاکسار نے "زمانہ کی حالت اور ہمارا فرض" اور نذیرہ بیگم صاحبہ نے "اسلام ایک زندہ مذہب ہے" پر تقریریں کیں۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے "موجودہ زمانہ میں مصلح کی ضرورت" پر مبسوط تقریر کی۔

ماہ نومبر کے جلسہ میں خاکسار نے سورۂ فاتحہ سب سے بہتر دعا ہے اور امۃ الہادی صاحبہ نے صداقت مسیح موعود از روئے بائبل پر تقریریں کیں۔ سیدہ فضیلت صاحبہ نے روزہ کے مقاصد پر تقریر کی۔

ماہ دسمبر کے جلسہ میں "اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج" کے عنوان سے سیدہ شوکت صاحبہ نے تقریر کی۔ سیدہ رفعت۔ صاحبہ صدر جلسہ نے انصار اللہ کے اغراض و مقاصد سمجھاتے ہوئے انصار اللہ کو چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ جس میں انصار اللہ کی چھ ممبرات نے چندہ کی فہرست میں اپنے نام لکھائے۔

ماہ جنوری کے جلسہ میں ستارہ جبین نے "درود شریف کے برکات" پر مبارکہ بیگم صاحبہ نے "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے" پر سیدہ امۃ السلام صاحبہ نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلامؑ" پر تقریریں کیں۔ اور "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر مضمون پڑھا گیا۔ سیدہ فضیلت صاحبہ نے "انسانی پیدائش کی غرض و غائت" پر تقریر کی:

مارچ کے جلسہ میں "عورت کی ہستی اور اس کے فرائض" "زمانہ میں بھگوان کرشن کا اوتار" مضامین پڑھے گئے۔ سیدہ فضیلت صاحبہ صدر جلسہ نے انصار اللہ کی ممبرات کو مخاطب کرتے ہوئے پردہ۔ سادہ لباس۔ اطاعت والدین اور پابندئ صوم و صلوٰۃ کی تاکید کی۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے سال زیر رپورٹ میں حسب ذیل دینی خدمات سر انجام دیں۔

۱۲ ماہوار جلسے منعقد کئے۔ ان کے علاوہ سیرت النبی۔ سیرت المہدی۔ احمدیہ گرلز سکول کا سالانہ جلسہ اور یوم التبلیغ کے دو جلسے منعقد کئے۔

لجنہ کی زیر نگرانی جو احمدیہ گرلز سکول تبلیغی و دینی اغراض کے مدنظر قائم کیا گیا ہے۔ اس کی استانیاں طالبات کی دینی و اخلاقی حالت کو اعلےٰ بنانے میں کوشاں رہیں۔ سکول کی طالبات امتحان میں خدا کے فضل سے سو فیصدی کامیاب رہیں۔ سالانہ اور ماہوار ترانہ داری کے معائنہ پر انسپکٹرس صاحبہ نے اظہار پسندیدگی کرتے ہوئے تسلی بخش رپورٹ لکھی۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے معائنہ کرتے ہوئے اظہار خوشنودی فرمایا عربی اور دینیات میں قریباً سب لڑکیاں اچھی نکلیں۔

اس وقت سکول میں طالبات کی تعداد ۲۵۶ ہے۔ اور ۹ استانیاں کام کر رہی ہیں۔ جن میں تین ایس وی اور پانچ جے وی اور ایک دینیات کی استانی سیدہ رفعت صاحبہ ہیں۔ سکول کی متعلقہ لائبریری سے اخلاقی اور سلسلہ کی کتابیں مستورات و طالبات کو مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ اور لائبریری میں امسال بھی بعض سلسلہ کی نئی کتب اور دیگر مصنفین کی مفید کتابیں خرید کر رکھی گئیں:

پانچ سو کے قریب مختلف تبلیغی ٹریکٹ مثلاً "آسمانی آواز" "احمدیت کیا ہے" "حضرت مسیح کی حقیقی عزت کون کرتا ہے" "کرشن اوتار" وغیرہ تقسیم کئے تحریک جدید کے سال دوم میں لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے سات سو روپے مرکز میں بھیجے۔ توسیع مساجد و مہمان خانہ قادیان کے لئے ۱۲۸ روپے۔ اور ۴۰ روپے کشمیر فنڈ میں دیئے۔ ۵۵ روپے کے بارہ عدد تبلیغی سیٹ۔ دس انگریزی اور دو اردو لجنہ و انصار اللہ نے مشترکہ خرید کر غیر ممالک میں بھیجے۔ چالیس روپے دیگ کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے قادیان بھیجے گئے۔

ایک احمدی یتیم و نادار خاندان کو بدستور سابق آٹھ روپے ماہوار مستقل خرچ لجنہ نے دیا۔ سکول کی دو احمدی یتیم لڑکیوں کو بطور امداد دو روپے ماہوار سکول کی طرف سے دستور وظیفہ دیا گیا۔ سکول کے سالانہ جلسہ میں اخلاق اور دینیات میں اول۔ دوم۔ سوم رہنے والی طالبات کو کتب اور دیگر مفید اشیاء انعام میں سکول کی طرف سے دی گئیں:

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت پاکیزہ سیرت امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:

(نوٹ) لڑکا گگے زئی خاندان سے ہو:

(سید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا۔ کٹڑہ کرم سنگھ۔ امرتسر

24

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی ممالک کی موجودہ سیاسیات اور ان کا شاندار مستقبل

عیسائی حکومتوں کی روزافزوں حرص دآز کو دیکھکر اسلامی ممالک بیدار ہو رہے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ متحد ہو کر نہ صرف آنے والے خطرہ سے محفوظ رہ سکیں۔ بلکہ از دست رفتہ عزت اور وقار بھی حاصل کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ دیکھا جائے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی قدرت خداوندی نے انہیں نہایت کثرت سے ایسے اسباب عطا کر رکھے ہیں۔ جن سے کام لے کر وہ شاندار عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ تو کامیابی اور امید کی شعاعیں ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر اسلامی ممالک ظاہری اسباب سے پوری طرح کام لیتے ہوئے اپنی کامیابی کا انحصار خدا تعالےٰ کی ذات پر رکھیں۔ اسلام کے احکام اور اس کی ہدایات پر نہ صرف خود کاربند ہوں۔ بلکہ ساری دنیا میں ان کو رائج کر کے ظلم وجور اور فسق وفجور کو مٹانے کا عزم صمیم لے کر کھڑے ہو جائیں۔ تو ان کو وہ عظمت اور شان حاصل ہو سکتی ہے۔ جو آج تک چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ ذیل میں ملاپ سے بعض اسلامی ممالک سے متعلق وہ حالات درج کئے جاتے ہیں۔ جو آج کل اخباری دنیا کے لئے خاص موضوع بنے ہوئے ہیں:۔

عربی ریاستیں

عرب۔ عراق شام فلسطین اور شرق الاردن یہ اسلامی ملک صحرائے شام پر ایک نعل کی صورت میں واقع ہیں۔ جن کا رقبہ ۱۵ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۴۳ لاکھ کے قریب۔ جنگ یورپ کے بعد یہ ملک سلطنت عثمانیہ سے علیحدہ کر دیئے گئے گذشتہ ۴ سو سال کی محکومیت کے بعد ان میں جداگانہ ہستی کا احساس پیدا ہوا۔ اسلام۔ عیسائیت اور یہودیت نے اس سرزمین میں جنم لیا۔ قدیم الایام سے انہی ملکوں کے صحرا اور دریا اور ساحل مغرب اور مشرق کے لئے باعث اتصال بنے رہے آج کل کے عرب متعدد چھوٹی بڑی ریاستوں میں منقسم ہیں۔ جن میں خودمختاری کے مختلف مدارج ہیں۔ فلسطین میں برطانیہ اور شام میں فرانسیسی حکم برداری ہے۔ ایک طرف خلیج ایران کے شیخ ہیں۔ اور دوسری طرف سعودی عرب کی خودمختار حکومت۔ ان سب میں قومیت کا جذبہ زوروں پر ہے عراق میں برطانوی حکم برداری ختم ہو چکی ہے۔ اور شام میں فرانسیسی حکم برداری ختم ہونے والی ہے۔ مصر میں برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ مصر اور شام کے درمیان فلسطین ہے۔ جہاں عیسائی گرجوں کے گھنٹوں کی آواز کے ساتھ مسجدوں کے میناروں پر سے اللہ اکبر کی صدائیں اٹھتی ہیں۔

فلسطین کی اہمیت

فلسطین اپنے محل وقوع کے اعتبار سے ایک اہم فوجی اور بحری مستقر ہے جب نہر سوئز کا اجارہ ۱۹۶۸ء میں ختم ہو گا۔ تو اغلب ہے کہ فلسطین اپنے قرب کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت حاصل کر لے۔ لارڈ بالفور کے اعلان کے مطابق یہاں یہودی نوآبادی برطانوی حکومت کی فوجی قوت اور دیگر ممالک میں یہودی ساہوکاروں کی مالی طاقت کے بل پر تیار ہو رہی ہے ریلوے کا جال بچھ رہا ہے۔ بجلی سے کام لیا جا رہا ہے سیمنٹ کے کارخانے چل رہے ہیں۔ تمباکو اور نارنگیوں کی کاشت وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔ غرض صنعتی ترقی وتوسیع کا ایک دور شروع ہے۔ نئی بندرگاہ کو بنے صرف چار سال ہوئے ہیں۔ اب اسے وسعت دی جا رہی ہے۔ اور سب سے قابل ذکر اور اہم حقیقت یہ ہے کہ سرزمین عراق سے جو تیل نکلتا ہے۔ اسے بحیرہ روم تک لانے کے لئے تحت الارض پائپ کا سلسلہ فلسطین میں سے گذرتا ہے۔ ساحل پر پاور ہاؤس ہے۔ جہاں سے نل کے ذریعہ تیل جہازوں میں بھرا جاتا ہے۔ اس سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ فلسطین سے برطانیہ کے اہم مفاد وابستہ ہیں۔ موٹر کاروں ہوائی جہازوں۔ وائرلیس اور ٹیلیفون سے اس ملک کی ہیئت بدل گئی ہے۔

عرب۔ عراق۔ شام فلسطین شرق الاردن اور مصر کے عرب رہنما ایک ہمہ گیر اتحاد کی تحریک میں سرگرم کار ہیں۔ وہ ان عربی ممالک کو ایک زنجیر میں باندھنا چاہتے ہیں ٭

عربی ممالک کی بین الاقوامی اہمیت

یہ کہنا قبل از وقت ہے۔ کہ بلاد عربیہ کی تحریک کا مستقبل کیا ہو گا۔ لیکن اگر قائدین عرب کے خواب کی تعبیر صحیح نکلی تو زمانہ حاضر کی قومی تحریکوں میں یہ تحریک نہایت نمایاں نظر آئے گی۔ عربوں کی یہ سرزمین تین براعظموں کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ دنیا کی تجارتی شاہراہیں یہیں سے گذرتی ہیں۔ محض اسی بنا پر بین الاقوامی امکانات کا ایک طویل سلسلہ چشم تصور کے سامنے آجاتا ہے۔ طبعی حالات کے اعتبار سے یہ ملک ایک دوسرے سے نہایت مختلف واقع ہوئے ہیں۔ یہاں لق ودق صحرا بھی ہیں جن میں ریگ رواں کی لہریں اٹھتی ہیں۔ تپتے ہوئے میدان بھی ہیں۔ پہاڑ بھی ہیں۔ سخت سردی بھی پڑتی ہے۔ خانہ بدوش قبائل اپنے ریوڑ لئے ان میں گھومتے ہیں لیکن ان صحرائی میدانوں کے عین قریب نہر سوئز کا نیلگوں پانی ہے۔ جس میں سے برطانیہ اور دنیا بھر کے جہاز گذرتے ہیں۔ عراق اور مصر کے درمیانی مقامات جن کا تعلق براہ راست سمندر سے ہے۔ اپنی زرخیزی کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں۔ دریائے نیل کے پانیوں کو ایسی ہنرمندی سے برطانوی انجنیروں نے قابو کیا ہے۔ کہ رقبہ کے لحاظ سے کوئی ملک مصر کی زرخیزی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور خاص اسکندریہ میں آبادی کے لحاظ سے جتنے کروڑپتی موجود ہیں۔ اتنے کرۂ ارض کے کسی شہر میں نہیں۔ پھر عراق اپنے دجلہ وفرات کے باعث کسی زمانہ میں دنیا کا خرمن کہلاتا تھا۔ قریبًا سات سو سال ہوئے۔ منگولوں نے دجلہ وفرات کی سنہری حکومت کو برباد کر ڈالا۔ اور ملک کا بیشتر حصہ ریتیلے میدانوں میں بدل گیا۔ اب پھر اسی نظام کہن کو واپس لانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

تیل کے ذخائر

موصل اور بغداد کے درمیان کرکوک واقع ہے۔ جہاں تیل کے چشمے ہیں۔ کرکوک سے بحیرہ روم کے ساحل تک ۱۲ سو میل لمبا فولادی پائپ چلا گیا ہے۔ جس میں تیل بہتا ہے۔ ہندوستان۔ چین اور جاپان کو جانے والے برطانوی فرانسیسی اور ڈچ طیاروں کی پرواز کے وہی رستے ہیں۔ جن کا مرکز زمانہ قدیم سے بغداد چلا آتا ہے۔ بغداد سے دمشق تک موٹرکاروں کا سلسلہ صحرا میں سے گذرتا ہے۔ شام کی شاداب وادیاں نصرانی اور اسلامی قبائل کے بوقلموں مذہبی فرقوں کی فراوانی کے اعتبار سے قالین کی طرح رنگا رنگ نظر آتی ہیں۔ خاص عرب میں صرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کو اخضری رنگ کے عمامے دکھائی دیں گے۔ باقی وسیع رقبہ خالی پڑا ہے۔ اور صحرا کو عبور کرنے اور اس میں آثار قدیمہ دریافت کرنے والوں کو امریکہ اور جغرافیکل سوسائیٹوں کی طرف سے طلائی تمغے ملتے ہیں۔ ان عربی قبائل کی معاشرت آج بھی وہی ہے۔ جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے۔ بعض عرب بحیرۂ روم کے کنارے پر آباد ہیں ایک طرف مراکو اور مغربی فرنچ افریقہ اور دوسری طرف چین جاوا اور بحر الکاہل کے جزائر کے مسلمان مکہ میں فریضۂ حج ادا کرنے کی غرض سے ہر سال آتے ہیں۔ بغداد میں جو ہوائی جہاز اترتے ہیں۔ وہ ان قافلوں کے جانشین ہیں۔ جو زمانہ قدیم میں تاتارچین اور استنبول سے یہاں پہونچتے تھے۔ جو بحری جہاز خلیج فارس اور بحیرہ قلزم کی بندرگاہوں پر ٹھہرتے ہیں۔ وہ ان جہازوں کے جانشین ہیں۔ جن کا تعلق سندباد جہازی سے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات اور ان کا حل

ایسے حالات میں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ عربی قومیت کی نشوونما مشکلات سے خالی نہیں۔ ہر وہ اجنبی جو ان ملکوں میں اپنے اقتصادی مفاد رکھتا ہے۔ قدرتاً نیشنلسٹ حکومت سے توقع رکھے گا کہ یہ تجارتی شاہراہیں محفوظ رہیں۔ اور اس کے مفاد کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ عراق اور برطانیہ کے تعلقات کی روشنی میں یہ مشکلات ناقابل حل نظر نہیں آتیں۔ عراق کی خود مختار حکومت کو قائم ہوئے چار سال گذر چکے ہیں۔ اب عراق اور برطانیہ میں باہم رفاقت کا عہد نامہ جس کی ۲۹ سالہ میعاد میں سے قریباً پانچ سال گذر چکے ہیں۔ ہندوستان تک ہوائی رستے اور کرکوک میں تیل کے چشموں اور پائپ لائن کی حفاظت کے لئے برطانیہ نے بغداد کے قریب ہوائی جہازوں کی چھاؤنی ڈال رکھی ہے اس معاہدہ کی رو سے حکومت برطانیہ "توقع رکھتی ہے" کہ اگر عراق کو غیر ملکی ٹیکنیکل مشیروں کی ضرورت پڑے۔ تو وہ برطانی ہوں گے۔ لیکن یہ شرط لازمی نہیں محض اختیاری ہے۔

گویا عراق شمالی مغربی ممالک میں پہلا ملک ہے۔ جو برطانوی اور فرانسیسی حکم داری کے جال سے آزاد ہوا۔ اب ۲۵ سالہ شاہ غازی کے ماتحت یہ شام اور عرب کے درمیان ایک وسیلہ اتحاد کا کام دے رہا ہے۔ ان عربی ملکوں کی بوقلمونی اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جب آپ عراق سے شام کی طرف حرکت کریں عراق کا بیشتر حصہ چٹیل میدان ہے لیکن مغرب کی طرف شام میں ۴ سو میل کے فاصلہ پر صحرا کی سطح مرتفع یکایک لبنان کی بلند اور برفانی چوٹیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس کے بعد لہلہاتے کھیتوں اور شاداب باغوں کا سلسلہ بحیرۂ روم تک چلا گیا ہے سیاسی اعتبار سے بھی عراق اور شام میں گہرا اختلاف ہے۔ عراق کے پولیٹیکل مستقبل کا حل ۱۹۳۲ء میں عراق و برطانیہ کے معاہدہ سے ہو چکا ہے۔ شام کی حدود میں مجلس ملیہ کے نقطۂ خیال سے وہ سارا علاقہ شامل ہے۔ جو ترکی کی سرحد سے لے کر بحیرۂ روم کے ساحل سے نہر سویز تک واقع ہے اس نقطۂ نظر کے مطابق شام برطانوی اور فرانسیسی حکم داری میں منقسم ہے۔ فرانسیسی صرف ان چھوٹی چھوٹی چار ریاستوں کے مجموعہ کو شام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جن میں ان کی حکم داری ہے

ارض حجاز اور نجد

خاص جزیرہ نما عرب کے حالات بہتر ہیں۔ ابن سعود کو حجاز اور نجد کی خود مختاری کے متعلق اب کوئی وسوسہ نہیں رہا۔ خاص حجاز میں جدہ سے لیکر بحیرۂ قلزم تک عربی نصرانیوں اور مغربی عیسائیوں کے خلاف کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔ نجد میں غیر ملکیوں کو مذہبی وجود کی بنا پر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ لیکن وہاں کے طبعی حالات غیر ملکیوں کے لئے سازگار نہیں۔ اور نجد کی خود مختاری کو قائم رکھنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ چند شہروں کو چھوڑ کر یہ جزیرہ نما ایک عظیم صحرا کی صورت میں ہے۔ اس کی وسعت مکہ معظمہ سے ۴ سو میل مشرق کی طرف سرحد عراق تک چلی گئی ہے۔ جنوبی صحرا کا عرض ۹ سو میل سے زیادہ ہے۔ آبادی اتنی کم ہے۔ کہ اس میں سفر کرتے ہوئے آپ کو کئی دنوں تک انسان کی صورت نظر نہیں آتی۔ ابن سعود کے دور حکومت میں خانہ بدوش قبائل کی نقل و حرکت محدود ہو گئی ہے۔ اب وہ نخلستان کے قریب زراعتی نوآبادیاں بنا رہے ہیں۔

اسلامی ممالک میں اتحاد

امیر فیصل کے بیٹے شاہ غازی اور ابن سعود کے درمیان دوستانہ معاہدہ ہو چکا ہے۔ عرب اور عراق کی سرحد پر جو آئے دن جنگ و جدل کا نقشہ جما رہتا تھا اس کا خاتمہ ہو گیا۔ ابن سعود اور امام یمن میں دیرینہ کشمکش تھی۔ لیکن حکومت برطانیہ کی وساطت سے ان دونوں میں صلح ہو گئی اور امام یمن اور شاہ عراق میں بھی باہم دوستی و رفاقت کا عہد استوار ہوا ہے۔

متذکرہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ کہ عرب ممالک میں باہم اتحاد کی تحریک شد و مد سے جاری ہے فلسطین میں عربوں نے جو طویل ہڑتال کر رکھی تھی۔ وہ ابن سعود امام یمن اور شاہ غازی کے کہنے پر ختم کر دی گئی۔ بعض برطانوی اخباروں نے حکومت برطانیہ کے خلاف اس بنا پر نکتہ چینی کی کہ اس نے اپنے معاملہ میں غیر ملکی حکومتوں کی مداخلت کو گوارہ کر لیا۔ حال میں مصر اور عراق نے ٹرکی۔ ایران۔ سعودی عرب اور افغانستان سے ایک دوسرے کے خلاف کسی حالت میں جنگ نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔

دنیا میں مسلمانوں کی آبادی کا اندازہ

اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی آبادی کا جو اندازہ لگایا جاتا ہے اور جسے کسی صورت میں یقینی نہیں کہا جا سکتا۔ وہ ۲۰ اور ۳۰ کروڑ کے درمیان ہے۔ اور اس کی ملک وار تقسیم یہ ہے۔

ایشیائی ترکی	۱۳۲۶۹۶۰۶
عرب	۵۰ لاکھ
ایران	۹۲ لاکھ۔ عراق۔ ۲۸۴۹۲۸۲
شام	۳۶ لاکھ ۷۵ ہزار
افغانستان	ایک کروڑ ۳۰ لاکھ
فلسطین	۷ لاکھ ۶۲ ہزار
ہندوستان	۷۷۶۷۷۵۴۵
ایشیائی روس	ایک کروڑ ۳۹ لاکھ
چین	۲ کروڑ۔ سیام اور ہند چینی ۳۰ لاکھ
مشرقی مجمع الجزائر ہند و بحر الکاہل	۳½ کروڑ
مصر	۱۲۹۲۹۲۶۰۔ سوڈان ۳۰ لاکھ
ایبی سینیا	۵۰ لاکھ طرابلس ۲۰ لاکھ
ٹیونس	۲۰ لاکھ۔ الجیریا ۵۰ لاکھ
مراکش	۵۰ لاکھ۔ لائبیریا ۱۰ لاکھ
فرنچ مغربی افریقہ (اور منطقہ حارہ میں)	ایک کروڑ
برطانوی مغربی، مشرقی اور جنوبی افریقہ۔	ایک کروڑ
افریقہ کے باقی حصوں میں۔	۳۰ لاکھ
یورپی روس۔ آسٹریا۔ یونان۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ بلغاریہ۔ یورپی ترکی اور پولینڈ	۵۰ لاکھ
شمالی اور جنوبی امریکہ	۲۰ ہزار

مسجد شہید گنج کے خلاف احرار کی نئی جدوجہد

لاہور۔ یکم اپریل کل شام کے سات بجے احرار کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مجلس احرار کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں شورش وزیرستان اور فقیر ایپی کے اس مطالبہ پر طویل بحث ہوئی۔ کہ حکومت پنجاب وہ قطعۂ اراضی جس میں مسجد شہید گنج واقع تھی مسلمانوں کے حوالے کر دے۔ چودھری افضل حق نے ایک پرجوش تقریر میں بیان کیا کہ اگر فقیر ایپی نے اپنی سرگرمیوں کو حق بجانب قرار دینے کے لئے مسجد شہید گنج کا نام استعمال کرنا جاری رکھا تو اس کے نتائج بڑے تباہ کن ہوں گے۔ کیونکہ پنجاب کے مسلمان فقیر ایپی کی شہ پا کر پھر قضیۂ شہید گنج کو لے بیٹھیں گے۔ اور یہ ایجی ٹیشن نئے سرے سے شروع ہو جائے گی۔ جس سے ممکن ہے۔ کہ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان تصادم ہو۔ اور گولی چلانے کے واقعات دہرائے جائیں۔ ان حالات میں فقیر ایپی پر واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ حکومت سے اپنی لڑائی لڑے اور مسجد شہید گنج کا نام نہ لے۔ چودھری صاحب نے یہ بات بھی واضح کر دی۔ کہ فقیر ایپی کے ایسا کرنے سے ہماری بہت سبکی ہوگی۔

گرما گرم مباحثہ کے بعد طے پایا کہ مجلس احرار کا ایک وفد جو مولانا حبیب الرحمٰن۔ چودھری افضل حق اور مولانا مظہر علی اظہر پر مشتمل ہو سرحد آزاد کی طرف فی الفور روانہ ہو جائے۔ اور فقیر ایپی سے ملاقات کر کے اس سے درخواست کرے کہ مؤخر الذکر اپنے مطالبات میں سے مسجد شہید گنج کی بازخواہی کا مطالبہ حذف کر کے مسلمانان پنجاب کو تباہی سے بچائے ورنہ مجلس احرار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ مسلمانان پنجاب کو فقیر ایپی کے مقابلہ کے لئے آمادہ کر کے فقیر ایپی اور اسکے تمام قبائل کا قلع قمع کرا دے۔ یہ قرارداد بہ اتفاق آرا منظور ہوئی اور وفد

مسلمانوں سے رابطہ پیدا کرنے کے لئے کانگرس کی کوشش

صدر کانگرس کا اعلان صوبجاتی کمیٹیوں کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں صدر کانگرس پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو کانگرس میں شریک کرنے کے متعلق جو ذکر کیا تھا اب اس کے لئے عملی کوشش شروع کردی گئی ہے۔ اور اس کے لئے صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کے نام ضروری ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ جنہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ان تجاویز کے عمدہ ہونے میں تو شبہ نہیں۔ لیکن یہ مؤثر اسی وقت ہو سکتی ہیں۔ جب مسلمانوں کے دلوں سے ان شکوک و شبہات کو دور کیا جائے۔ جو اس وقت تک انہیں کانگرس سے دور رکھے ہوئے ہیں۔ اور جن کی بنیاد اکثریت کے اس افسوسناک سلوک پر ہے جو ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور جیسا کہ آثار سے ظاہر ہے۔ نہیں کی جائے گی۔ تو ہمیں شبہ ہے کہ کانگرس اس مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ مسلمان کارکنوں کی بھرتی کے متعلق بھی ہم یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ جو محض معاوضہ حاصل کرنے کے لئے بھرتی کئے جائیں گے۔ کوئی مفید کام نہ کر سکیں گے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ مسلمانوں کو اور زیادہ شبہات میں مبتلا کرنے کا باعث بن جائیں۔ اس کے لئے قوم اور ملک کی سچی خدمت کرنے کا جذبہ رکھنے والے لوگوں کی امداد حاصل کرنی چاہیئے اور پھر ان کے مشوروں کو قدر و وقعت کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔

صدر کانگرس کی ہدایات حسب ذیل ہیں۔

الہ آباد ۳۱ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس پراونشل کمیٹیوں کے لئے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

تحریک انتخابات اور اس کے بعد کے واقعات میں ہم اس موضوع پر بحث و تمحیص کرتے رہے ہیں کہ کانگرس کو مسلم عوام سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔ ہم جس جگہ بھی گئے۔ ہمیں احساس ہوا کہ مسلم عوام ہماری اپیل سے متاثر ہونے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور وہ کانگرس کے پیغام کی سماعت اور آزادی کی راہ میں مصروف عمل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مگر چونکہ کانگرس اور مسلم عوام میں پہلے سے رابطہ قائم نہیں اور تربیت یافتہ مسلم کارکن بافراط پیدا نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم ان کے اس اشتیاق اور بیداری سے کماحقہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس وقت سے لے کر اب تک اہم لیڈر اس موضوع پر مبادلہ افکار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ انہیں محسوس ہو رہا ہے کہ کانگرس کو بہت سے مسلم کارکن بھرتی کرنے چاہیئے۔ تاکہ مسلم عوام کو آزادی کے حصول کی جنگ میں شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔

مشترکہ مسائل

چونکہ عوام الناس کے اہم مسائل آزادی کا حصول۔ رفع افلاس اور انسداد بیکاری ہی ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ مسائل ہندو مسلم سکھ۔ اور عیسائی عوام کے لئے بالکل مشترک ہیں۔ ان میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مسائل کا اختلاف صرف اس وقت محسوس ہوتا ہے۔ جب بلند طبقہ کے لوگوں کی بحث اس میں شامل ہو۔ اس وقت بھی اختلاف اتنی اہمیت پیدا نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ دوستانہ طریق پر اس پر نظر ڈالی جائے۔

مسلم ممبروں کی بھرتی

ہمیں سب سے پیشتر مسلم ممبروں کی بھرتی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ مسلم ممبر جتنے بھی زیادہ ہونگے۔ اتنی ہی ہمارے مفاد کو تقویت پہنچے گی۔ لہذا صوبجاتی کمیٹیوں کو چاہیئے۔ اس بارے میں فی الفور اقدامات کریں مجھے اس امر کا احساس ہے۔ کہ اگر کانگرس کی طرف سے ہاتھ بڑھایا جائے۔ تو بہت سے مسلم کارکن کانگرس میں شامل ہونے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

میری تجویز یہ ہے۔ کہ صوبجاتی کمیٹیوں کو مسلمانوں کی بھرتی کے لئے خاص کمیٹیاں قائم کرنی چاہئیں۔ جو کانگرس اور مسلم عوام کے رابطہ کو بڑھائیں اور شہری اور دیہاتی مسلمانوں کو کانگرس کا پیغام سنائیں۔ مرکزی کمیٹی ایسی کمیٹیوں کے لئے کوئی پروگرام وضع نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ کام صوبجاتی کمیٹیوں کا ہے۔

کمیٹی کے فرائض

صوبجاتی کمیٹی مسلم ممبروں کو بھرتی کرے گی۔ اور ان میں کانگرسی اقدامات سے متعلقہ دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ یہ دلچسپی صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ ہر کانگرسی رکن کو اس سے بہرہ ور ہونا چاہیئے۔

ایک علیحدہ شعبہ

مرکزی کمیٹی بھی ان مسائل کے تصفیہ اور ان کی تدقیق کے لئے ایک جداگانہ شعبہ قائم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ وہ صوبجاتی کمیٹیوں کو اس بارے میں بخوشی مشورہ دے سکتی ہے۔ اور اشتہارات وغیرہ سے ان کی امداد کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبجات کی وہ کمیٹیاں جو مسلمانوں میں کانگرسی خیالات پیدا کرنے کے لئے قائم کی جا رہی ہیں لیکن صوبجاتی کمیٹی کے ماتحت کام کریں گی اگر وہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے براہ راست رابطہ قائم کرلیں تو بھی ان کا یہ اقدام نامرغوب تصور نہ ہوگا۔

اردو میں اشتہارات

میں پراونشل کمیٹیوں کو ایک اور ضروری امر کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں۔ مرکزی کمیٹی میں اس قسم کی شکایات پہنچی ہیں۔ کہ صوبجاتی کمیٹیاں ہندی میں اشتہارات تقسیم کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان کانگرسی تقریبوں سے آگاہ ہونے نہیں پاتے۔ صوبجاتی کمیٹیوں کو چاہیئے کہ جس علاقہ کی آبادی اردو سمجھتی ہو۔ وہاں اردو میں اشتہارات تقسیم کیا کرے۔ پنجاب دہلی اور یوپی اور دوسرے صوبوں کے بڑے شہروں کے لئے اس بارے میں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے۔ کہ صوبجاتی کمیٹیاں اس بارے میں وقتاً فوقتاً مرکزی کمیٹی کو بھی مطلع کرتی رہیں گی۔

مشترکہ پبلک سروس کمیشن

معلوم ہوا ہے۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کا ایک مشترکہ پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جانے والا ہے۔ جس کے کل ۶ ارکان ہونگے۔ ان میں سے ۴ گورنر پنجاب کی طرف سے اور دو گورنر صوبہ سرحد کی طرف سے مقرر کئے جائیں گے۔ اور کل چھ ارکان میں سے مسلمان صرف دو ہونگے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ تناسب کسی لحاظ سے بھی قرین انصاف نہیں پنجاب اور سرحد دونوں صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور وہ پبلک سروس کمیشن کے ارکان میں جائز طور پر اکثریت کے حق دار ہیں۔ لیکن سرکاری ملازمتوں میں مسلمانان پنجاب کا تناسب پہلے ہی کم ہے۔ اور اگر پبلک سروس کمیشن میں انہیں آبادی کے تناسب سے نمائندگی نہ دی گئی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ ملازمتوں میں ان کی تعداد اور بھی کم ہو جائے اور ان کے حقوق بدستور پامال ہوتے رہیں۔

اہم ملکی واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حادثہ پانی پت کے متعلق سکرٹری انجمن اسلامیہ پانی پت کا بیان

قارئین کرام پانی پت کے حادثہ خونین کی دردناک داستان ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور دیکھ چکے ہیں۔ کہ کس طرح ذمہ دار حکام کی غفلت اور کوتاہ اندیشی ایک ایسے دردناک واقعہ پر منتج ہوئی جس کو تھوڑے سے تدبر اور معاملہ فہمی سے روکا جا سکتا تھا۔ اس واقعہ کی تفاصیل پیش کرتے ہوئے سیکرٹری انجمن اسلامیہ پانی پت نے جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ دردناک ہے۔ اور اس سے بعض ایسے امور ظاہر ہوتے ہیں۔ جو مقامی ذمہ دار حکام کے تغافل اور سہل انگاری کو بالکل عریاں شکل میں پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جس وقت مسلمانوں کا ایک دستہ اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھے ہوئے ہندوؤں کے جلوس کے راستہ میں پرامن مزاحمت کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور زمین پر لیٹ گیا۔ تو جلوس باجا بجاتا ہوا پولیس کی نگرانی میں ان زمین پر لیٹے ہوئے مسلمانوں کو روندتا ہوا گذر گیا۔ اس پر مسلمانوں کا ایک اور دستہ اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھے پہلے دستہ اور مزار کی درمیانی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھا۔ جس وقت یہ دستہ قریب آیا تو کسی قسم کا انتباہ کئے بغیر گولی چلا دی گئی۔ اس پر زمین پر لیٹے ہوئے رضاکار منتشر ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن فائرنگ بدستور جاری رہا۔ اور صرف چوک میں ہی نہیں۔ بلکہ قرب و جوار کی سڑکوں پر بھی دفعوں کے بعد گولیاں چلتی رہیں۔ مزید برآں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جس وقت فائرنگ شروع کیا گیا۔ وہاں کوئی مجسٹریٹ موجود نہ تھا۔ نہ مجمع کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ اور نہ انتباہ کیا گیا۔ کہ اگر مجمع منتشر نہ ہوا۔ تو گولی چلا دی جائے گی۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ مجمع کی طرف سے کسی موقع پر تشدد کا اظہار کیا گیا ہو۔

یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کے مجمع کی مزاحمت پرامن تھی۔ اور باوجود اس بات کے کہ ان کی طرف سے تشدد کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ انہیں کسی قسم کا انتباہ کئے بغیر گولی چلا دی گئی۔ اگر حقیقت یہی ہے۔ تو یہ نہایت درجہ افسوسناک امر ہے اور ارباب اختیار کی اس ذہنیت کو آشکار کر رہا ہے۔ جس کے ماتحت انہوں نے نہتے مسلمانوں کا خون بہانے سے دریغ نہ کیا۔ اب مسلمانان پنجاب کی آنکھیں حکومت کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ وہ اس بارے میں کیا طریق عمل اختیار کرتی ہے۔ اور قصورواروں کو کیا عبرتناک سزائیں دیتی ہے۔

پنجاب میں انسداد بیکاری اور تخفیف مصارف کی کمیٹیاں

وزارت پنجاب نے صوبہ کے نظم و نسق کو سنبھالتے ہوئے دو کمیٹیاں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں ایک کمیٹی بیکاری کے حل پر غور و خوض کر کے رپورٹ کرے گی اور دوسری نظام حکومت کے مصارف میں تخفیف اور کفایت شعاری کے ذرائع معلوم کرنے کے علاوہ صوبہ کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے ایسے وسائل پر بھی غور کرے گی۔ جن سے غربا پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ اور جیسا کہ سر سکندر حیات خاں صاحب وزیر اعظم نے بیان کیا ہے۔ وزارت ان کمیٹیوں کی تجاویز کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک طرف زمینداروں اور کسانوں کے لئے مناسب امداد فراہم کرے گی۔ اور دوسری طرف صوبہ کے تعمیری کاموں کو وسعت دے گی۔ صوبہ میں اس وقت بیکاری نے جو صورت اختیار کر رکھی ہے اس سے کوئی شخص بے خبر نہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کے انتظامی مصارف میں تخفیف کا مسئلہ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس بارے میں کوئی مؤثر کارروائی کی جائے گی۔

ہندوستان میں یکم اپریل کا تاریخی دن

یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہندوستان کے سابق آئین کا خاتمہ ہو رہا۔ اور ایک نیا آئین اس کی جگہ لے رہا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ ایک تاریخی دن ہے۔ گو کانگرس نے اسے غیر مفید سمجھ کر اس سے علیحدگی اختیار کر لی ہے لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو اس سے ممکن فائدہ اٹھانے کا تجربہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہندوستان بھر کے صوبوں میں اس کو چلانے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے رہے ہیں۔ بے شک اس آئین میں خامیاں اور نقائص ہیں۔ لیکن جن طبقوں نے ان خامیوں کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ اس کے فوائد سے پبلک کو آگاہ کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ کہ انہوں نے نہایت نازک حالات میں اپنے آپ کو ملک کی آئینی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اور اس شورو شر کے دوران میں پیش کیا ہے۔ جبکہ ہندوستان کی خاطر بہت بڑی جانی اور مالی قربانیاں کرنے والا ایک طبقہ آئین نو کو قطعاً غیر مفید بلکہ نقصان رساں قرار دے کر اس سے علیحدگی اختیار کر رہا ہے۔

پھر جہاں حامیان آئین نو کی ذمہ داری بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں ملک معظم کے نمائندگان یعنی صوبائی گورنروں پر بھی آئین کی رو سے ایک بڑا فرض عائد ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ وزارتوں سے ان کی آئینی اور تعمیری سرگرمیوں میں پورا پورا تعاون کریں۔ اور اپنے طریق عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ وہ اہل ہند کی جائز اور معقول خواہشات کے حامی اور صحیح معنوں میں ان کے خیر خواہ ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ ان پر تمام اقوام کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اگر وہ مختلف اقوام اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی اجتماعی ترقی اور فلاح میں وزارتوں سے اشتراک عمل کریںگے۔ تو یقیناً حکومت برطانیہ کی نیک نامی اور اہل ہند میں اعتماد پیدا کرنے کا موجب بنیںگے۔

ہندوستان کے موجودہ حالات میں تمام صوبوں کی اہم ضروریات یہ ہیں کہ بیروزگاری کو دور کیا جائے۔ پسماندہ طبقات کی ترقی کے سامان مہیا کئے جائیں کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب جبکہ مختلف صوبوں کی وزارتوں نے اس قسم کے اصلاحی کاموں کی سرانجام دہی کا عزم کیا ہے۔ گورنروں کیلئے صحیح طریق عمل یہی ہے کہ وہ ان امور میں وزراء کی مساعی کے راستہ میں ہرگز کوئی رکاوٹ پیدا نہ کریںگے اور اپنے اختیارات خصوصی کے استعمال سے تا حد امکان پرہیز کریںگے۔

بیکس عورتوں کی دردناک آہیں

مظلوم اور بے زبان عورتیں اسی فیصدی سیلان الرحم (لیکوریا) میں مبتلا ہیں۔ اس بیماری میں بچہ دانی سے سفید رطوبت مسلسل خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہی چیز زندگی کی جان ہے۔ اس کے ختم ہونے سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ ماہواری ایام میں تکلیف ہوتی ہے۔ بے چینی کا دور رہتا ہے۔ اور بالآخر یہ نامراد مرض عورت کو فنا کے گھاٹ پہنچا دیتا ہے لیکن اسکے باوجود ہندوستانی عورتیں مردوں سے اپنا حال کہتے ہوئے شرماتی ہیں۔ اس لئے آپ کسی نہ کسی طریقہ سے خود معلوم کیجئے۔ کہ آپکی شریک زندگی تو اس نامراد مرض میں مبتلا نہیں اور اگر ہیں تو زندگی کو برباد کر دینے والی اس بیماری سے ان کو جلد از جلد چھٹکارا دلانا آپ کا فرض ہے "لیکوریں" رجسٹرڈ اس مرض کی مانی ہوئی لاثانی دوا ہے۔ جو ہر جگہ بے خطا ثابت ہوئی ہے۔ اس کی شیشی تین روپے میں آتی ہے۔ جو صحت کو بحال کر کے چہرہ پر شباب کی لہر دوڑا دے گی۔ محصولڈاک ۵ احمدی بھائی بہن خنظمہ صاحبہ لیڈیز میڈیکل مردس رجسٹرڈ پوسٹ بکس ۱۲۵ دہلی سے منگوائیں

ہندوستان میں نیا آئین اور اکثریت کا امتحان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر محمد یعقوب نے ذیل کا بیان اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجا ہے۔ عام طور پر یکم اپریل کا تعلق ہنسی مذاق سے رہا ہے۔ لیکن ہندوستان کی تاریخ میں یکم اپریل ۳۷ء ہمیشہ رجعت پسندانہ آئین کے نفاذ کا دن رہے گا۔ یہ کہنا تو آسان ہے۔ کہ آدمی کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ اور اختیار ہاتھ سے دے دینا چاہیئے۔ لیکن تاریخ یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ جب ایک قوم دوسری قوم سے طاقت چھین لیتی ہے تو آسانی سے اپنی گرفت کو نرم نہیں کرتی۔ ہندوستان میں انگریزوں نے جس طرح ایک بڑی سلطنت کا انتظام اہل ملک کے ہاتھ میں دینا شروع کر دیا ہے اس سے آئندہ زمانہ کے مورخ حیران ہو جائیں گے۔

انگریزوں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے پچھلے ۲۵ سال کے اندر ہندوستان پر سب سے بڑی حکومت کی ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اپنے جملہ نقائص کے باوجود انگریزوں نے سیلف گورنمنٹ کی منزل کی طرف اس ملک کے لوگوں کی رہنمائی کی ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ہم ابھی اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچے۔ لیکن یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ نئے آئین سے انگریز ہندوستانیوں کو بہت سے اختیارات دے دیں گے۔ اگر اس آئین پر عقلمندی سے عمل کیا گیا۔ تو ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ساری طاقت آ جائیگی۔ جب ایک دفعہ نیا آئین عمل میں آ گیا۔ تو اس سے ملک کے اکثر خادمان وطن کی خواہشات پوری ہو جائیں گی۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ اور مصر ہندوستان کے آئین کے لئے کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ کیونکہ جتنی اقوام۔ مذاہب اور زبانیں ہمارے ملک کے اندر پائی جاتی ہیں اور کہیں نہیں پائی جاتیں ان کی مختلف اقوام کے لئے مشترکہ حل سوچنا ایک بڑا مشکل کام ہے۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت کہاں تک ان مختلف عناصر کی خواہشات کو پورا کرتی ہے۔

اس وقت اکثریت کا امتحان ہو رہا ہے۔ اگر ان کی آزادی کی پکار ٹھیک ہے۔ تو ان کو اپنے اعمال سے اسے درست ثابت کرنا چاہیئے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ ہم نے پچھلے تیرہ سو سال کے اندر بہت سے انقلابات دیکھے ہیں۔ یورپ کے غازیوں۔ چنگیز خان اور ہلاکو خان نے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ناکام رہے۔ اور اسلام پوری شان سے چمکتا رہا۔ ہندوستان کی اکثریت کو کبھی اس وہم میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد اس ملک کے مسلمانوں کو کھا جائیں گے

یہ اسلام کو ہی فخر حاصل رہا ہے۔ کہ اس نے دنیا میں جمہوریت کا وعظ کیا۔ اور آج بھی ہم ہندوستان میں جمہوریت کا جھنڈا لہرانے کو تیار ہیں۔

مستورات کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں لہذا وہ بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور انکی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پتہ۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

شادی ہو گئی **مفرح یاقوتی** آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ ہر دو عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسکی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین جماعت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسکے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونیکی آرزو ہے **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایکڈبیہ صرف پانچروپیہ (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اُردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

اشتہار نیلام

در معاملہ جائداد لالہ ہرکشن لال دیوالیہ

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عدد کوٹھی واقعہ نمبر ۷ فیروزپور روڈ لاہور جس میں قریباً چالیس کنال زمین ہے۔ بروز اتوار مورخہ **۱۱ اپریل ۳۷ء** بوقت دس بجے صبح سے شام کے چار بجے تک برسر موقعہ نیلام کی جائے گی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زرچہارم وصول کیا جائے گا۔

بقایا شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ مزید تفصیل ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے شام کے چار بجے تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

بحسب الحکم عدالت العالیہ لاہور
خواجہ نذیر احمد سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب و دہلی ۱۱۔ اے ایبٹ روڈ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور یکم اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں ایک بل شائع کیا گیا ہے۔ جو پنجاب اسمبلی میں گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا جائے گا اور جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی دفعہ ۶۹ میں اس طرح ترمیم کی جائے۔ کہ نمبردار۔ انعام دار سفید پوش اور پارلیمنٹری سکرٹری بھی انتخاب میں حصہ لے سکیں۔ یعنی اس بل کی رو سے یہ قرار دیا جانا منظور ہے۔ کہ وہ اشخاص بھی انتخابات میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ جو حکومت کے ملازم ہیں۔ مگر سارے وقت کے لئے نہیں

نئی دہلی یکم اپریل۔ وزیرستان کی تازہ صورت حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے قبائلی دستے ابھی تک ادھر ادھر گھوم رہے ہیں ۲۹ مارچ کو قبائلی لشکر اور حکومت کی فوج میں جو تصادم ہوا تھا۔ اس کے بعد صورت حالات پرسکون رہی ہے۔ قبائل فقیر ایپی کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔

لاہور یکم اپریل۔ آج گیارہ بجے قبل دوپہر سردار سر سکندر حیات خان چیف منسٹر مجلس وزراء کے دیگر ارکان کی معیت میں گورنمنٹ ہاؤس میں گئے اور ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب کے روبرو حلف وفاداری لیا۔ اس کے بعد تمام وزراء نے نئے آئین کے ماتحت اپنے اپنے محکمہ کا چارج لے لیا۔

لاہور یکم اپریل۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آج آئین نو کے خلاف احتجاج کے طور پر ہندوستان کے طول و عرض میں ہڑتال منائی گئی بعض مقامات پر کانگرسی رضاکاروں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں مختلف شہروں میں جلوس نکالے گئے۔ اور جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں زعمائے کانگرس کی پرجوش تقریریں ہوئیں۔

لاہور یکم اپریل۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ وہ اسلامیہ کالج لاہور کی پرنسپل شپ کے امیدوار ہیں

نئی دہلی یکم اپریل۔ حبشہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت حبشہ نے میسرز محمد علی کی فرم کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ہند نے ملک معظم کی حکومت کو ایک احتجاجی مکتوب لکھا ہے۔ جس میں حکومت حبشہ کے اس اقدام کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کلکتہ یکم اپریل۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر اے کے فضل الحق نے اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے میں اخباروں میں دیکھتا ہوں کہ کہیں ہندو راج اور کہیں مسلم راج کے متعلق خوف وہراس کا اظہار کیا جا رہا ہے میں اس موقع پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ بنگال میں مسلم راج اسی طرح نہیں ہو سکتا۔ جس طرح بہار اور یو۔پی میں ہندو راج کا امکان نہیں ہر جگہ برطانی راج ہوگا۔

دہلی یکم اپریل۔ پانی پت میں گولی چلنے کے واقعہ کے متعلق اسمبلی میں جو ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ گورنر جنرل نے اس کو پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے اندرون ملک میں بک پوسٹ نمونے کے پیکٹ اور پارسلوں کی حسب ذیل شرح نافذ کی گئی ہے۔ بک پوسٹ اور نمونہ کے پیکٹ کی صورت میں پہلے ۲½ تولہ کے لئے دو پیسے اور ہر زائد ۲½ تولہ یا اس کے کسی جزو کے لئے تین پیسے۔ پارسلوں کی صورت میں اگر وزن ۴۰ تولہ سے زیادہ نہ ہو۔ تو چار آنے۔

لاہور یکم اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں پنجاب کے وزراء کی تنخواہوں کا بل شائع کر دیا گیا ہے۔ چیف منسٹر کو بیالیس ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملے گی اور باقی پانچ وزراء کو فی وزیر ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ملے گا۔ علاوہ ازیں ہر ایک وزیر کو ایک آراستہ مکان رہائش کے لئے مفت دیا جائے گا۔ یا بصورت دیگر چیف منسٹر کو ۶ ہزار روپیہ سالانہ اور دیگر پانچ وزراء میں سے ہر ایک کو ۳۶۰۰ روپے سالانہ الاؤنس ملے گا۔

پشاور یکم اپریل۔ آج صوبہ سرحد کے نئے وزیروں نے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری لیا۔ اور اس کے بعد اپنے اپنے محکموں کا چارج سنبھالا۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ عراق۔ ایران، ترکی اور افغانستان کے درمیان دوستانہ معاہدہ پر اپریل کے آغاز میں بمقام طہران دستخط ہو جائیں گے۔ اور یہ کہ ترکی کا وزیر خارجہ مارچ کے اواخر میں طہران کے لئے روانہ ہو جائے گا۔

لاہور یکم اپریل۔ زمیندار لکھتا ہے آج مقامی کانگرسیوں نے مسٹر مظہر علی اظہر احراری کے ہمراہ بازاروں میں گشت کر کے مسلمانوں کو ہڑتال کرنے کے لئے کہا۔ لیکن مسلمانوں نے قطعاً بیزاری کا اظہار کیا۔ کشمیری بازار کے مسلمانوں نے مظہر علی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسجد شہید گنج کے انہدام پر تمہارا جوش جہاد کہاں تھا۔ اس وقت مسلمانوں کے غم میں شرکت کیوں نہ کی۔ ۱۹۳۳ء میں تو تمہارا پیر و مرشد حبیب الرحمٰن لدھیانوی اعلان کرتا تھا۔ کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر سکتا ہے۔ مگر احرار کانگرس سے نہیں مل سکتے۔ آج تم کس منہ سے کانگرس کا پیغام دے رہے ہو۔ بعض مسلمانوں نے یہ بھی کہا۔ کہ تم چونکہ ہندوؤں کے محافظ ہو۔ اس لئے مسلمانوں کی جگہ ہندوؤں کو ہڑتال کی تلقین کرو۔

ناگپور یکم اپریل۔ آج سی پی کی مجلس وزراء کے چار ارکان نے باقاعدہ طور پر گورنمنٹ ہاؤس میں اپنے اپنے شعبوں کا کام سنبھالا۔ شعبوں کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر عمل میں آئی ہے۔ مسٹر راگھو ندر راؤ وزیر اعظم (امور داخلہ اور امن و قانون) مسٹر بی جی کھاپرڈے (ریونیو منسٹر و ریونیو و تعلیم) مسٹر ایس ڈبلیو اے رضوی (فنانس منسٹر و لوکل سیلف گورنمنٹ و مفاد عامہ) مسٹر دھارا راؤ (وزیر زراعت)۔ وزیر اعظم کی تنخواہ تین ہزار اور دوسرے وزراء کی تنخواہ ۲۲۵۰ روپے ماہوار مقرر ہوئی ہے۔

نئی دہلی یکم اپریل کانگرس پارٹی کے ایک ممبر نے موجودہ اسمبلی میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دے رکھا تھا۔ کہ ہندوستان کے حسب دلخواہ آئین مرتب کرنے کے لئے ایک نمائندہ اسمبلی قائم کی جائے۔ گورنر جنرل نے اس ریزولیوشن کو اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

لکھنؤ یکم اپریل یو۔پی اسمبلی کے غیر کانگرسی ارکان کا اجلاس کامل تین گھنٹے تک جاری رہا۔ مگر وزارت کی ترتیب کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ وزارتیں قبول کرنے کے متعلق شدید اختلافات تھے۔ لیکن آخرکار حاضرین اجلاس آخری فیصلہ نواب صاحب چھتاری پر چھوڑنے کے لئے رضامند ہو گئے۔

نئی دہلی یکم اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے ۲ اپریل کے دن مجلس وضع قوانین ہند کے ارکان کا خیر مقدم کرنا تھا مگر موجودہ صورت میں جب ان کی والدہ کی حالت نہایت تشویشناک ہے انہوں نے اس پروگرام کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

... قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی